جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمان

پاک سرحد پر

نہ مزرع ہے نہ کوئی کاخ و کُو ہے　　نظر میں شانِ حق سبحانہٗ ہے
فضا تکبیر پرور، مشکبو ہے　　یہاں کا ذرہ ذرہ قبلہ رُو ہے
وہ جس سے پاک سرحد باوضو ہے　　مرے گلشن کی کلیوں کا لہو ہے
سحر تسبیح خوانِ کبریائی　　خموشی دل کی دل سے گفتگو ہے
مجاہد کی اذاں ہے گوشِ دل میں　　نمازِ عشق جاں کی آرزو ہے
نیاز و ناز اس جا مل چکے ہیں　　یہ منزل منزلِ عرفانِ ھُو ہے
امیں ہے یہ زمیں عہدِ وفا کی　　فلک والوں کو اس کی جستجو ہے
قدم رکھنے سے پہلے پاک کر لو　　یہ مٹی زندگی کی آبرو ہے
مرا سر فخر سے اونچا ہے اس دم　　شعارِ ارزِ ملت سرخ رو ہے
ابد کی زندگی اس موت میں ہے　　جہادِ حق کا جس میں رنگ و بو ہے
سکوں طوفاں سے ہے پہلو بہ پہلو　　خیالوں کی بھی طرفہ آب جو ہے
نظامِ روز و شب کا ہے اشارہ　　اندھیروں سے اجالوں کی نمو ہے

تصوّر نے لگایا تازیانہ ! ہوا پایاب بحرِ بے کرانہ
صدائیں آ رہی ہیں محرمانہ پھر آئی رنگ پر بزمِ شبانہ
درخشاں ہے خیاباں بر خیاباں مرے ماضی کی شوکت کا فسانہ
محمّد[1] کا لوا لہرا رہا ہے سرِ ملتان و دیبل فاتحانہ
زمیں بوسی میں صاغرِ سومناتی سرِ بُت ضربِ غازی کا نشانہ
زکابل تا کماری راس، جاری ہوا مسلم کا سکّۂ خسروانہ
اور اب ناموسِ ملت کی ضمانت اسی سرحد کی بوئے عاشقانہ
الٰہی تیرے "پر اسرار بندے" ملا جن کو ابد کا آستانہ
جنھیں تسلیمِ جاں کی آرزو تھی لہو کے گرم رکھنے کا بہانہ
سوادِ دل میں جن کی پادشاہی وہ راکب اور مرکب ہے زمانہ

جنھیں "ذوقِ خدائی" راس آیا
انھیں میرا اسلامِ والہانہ

---

[1] محمد بن قاسم